بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۃ دروسِ رمضان (18)

تقویٰ کے ثمرات

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں روزوں کی فرضیت کا ایک خاص مقصد ''تقویٰ کا حصول'' بیان فرمایا ہے، یعنی اہل اسلام پر روزے اس لیے فرض کیے گئے ہیں تاکہ وہ تقویٰ اختیار کرلیں۔ روزے کے تقاضوں کو پورا بھی تب ہی کیا جا سکتا ہے جب تقویٰ اپنایا جائے گا۔ اس لیے کہ تقویٰ کا مطلب ہے ''بچنا'' یعنی جن جن کاموں سے شریعت نے باز رہنے کا کہا ہے، ان تمام کاموں سے بچ بچ کر زندگی گزارنا۔ جب کوئی بندہ گناہوں سے اجتناب کرنے لگے گا تو اس کی زندگی کا اکثریتی حصہ نیکی اور ہدایت کے راستے پر ہی چلتے ہوئے گزرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حصولِ تقویٰ کے لیے بیسیوں مقامات پر انفرادی کوششوں کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ اجتماعی جدوجہد کا حکم بھی دیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ تقویٰ کے سلسلے میں تعاون کرنے کے خوگر رہا کرو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [المائدۃ:2]

''اور تم نیکی اور تقویٰ کے سلسلے میں ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ جبکہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔''

حصولِ تقویٰ کے لیے سب سے پہلی اور بنیادی چیز اپنے باطن کی اصلاح ہے۔ انسان کا باطن صاف ستھرا ہوگا تو اس کے اثرات ظاہر پر بھی مرتب ہوں گے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا)) وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

''تقویٰ یہاں ہے۔'' یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک کی طرف تین بار اشارہ کیا۔''

صحیح مسلم:2564

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا کہ تقویٰ کا محل ''دل'' ہے۔ جس کا دل صاف ستھرا اور گناہوں سے پاک ہو جائے گا، سمجھ لو کہ وہ متقی بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں پرکھنے کا معیار ''ہمارے دلوں کو دیکھنا'' ہی رکھنا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)).

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں اور مال نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دل اور اعمال دیکھتا ہے۔''

سنن ابن ماجہ:4143

گویا اللہ کے ہاں یہ معیار ہے ہی نہیں کہ کون کتنا صاحبِ مال اور کون کس قدر صاحبِ جمال ہے بلکہ اللہ کے ہاں تو یہ معیار ہے کہ کون کتنا مخلص ہے، کس کا دل گناہوں سے پاک ہے اور کس کے اعمال اللہ کو راضی کرنے والے ہیں؟!

اس لحاظ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تقویٰ ہر مسلمان کی زندگی میں کس قدر ضروری ہے اور اس کی کتنی زیادہ اہمیت ہے۔ سو ہمیں روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے اس خاص مقصد کے حصول کے لیے بھی کوشاں رہنا چاہیے۔ اسی مناسبت سے آج کے درس میں تقویٰ کے ثمرات بیان کیے جائیں گے تاکہ ہمارے اندر اس کو اپنانے کا شوق اور رغبت پیدا ہو سکے۔

اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مال و دولت اور حسن و خوبصورتی عزت کا معیار نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو دلوں کو دیکھتا ہے کہ کون کتنا متقی ہے؟ اس لیے اللہ کے ہاں معزز ٹھہرنے کا ایک ہی معیار ہے کہ تقویٰ اپنا لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ [الحجرات:13]

''اے لوگو! ہم نے تم کو (ایک ہی) مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے کنبے قبیلے تو صرف اس لیے بنائے ہیں کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز شخص وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا باخبر ہے۔''

تقویٰ کا لباس ہی سب سے بہتر ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ [الأعراف:26]

''اور تقویٰ کا لباس ہی سب سے بہتر ہے۔''

مفسرین نے لکھا ہے کہ تقویٰ کے لباس سے مراد نیک اعمال کا اہتمام اور گناہوں سے اجتناب ہے۔ یعنی جو شخص ان دو چیزوں کو اپنا لیتا ہے، گویا وہ اللہ کے ہاں تمام لوگوں میں سب سے بہترین شخص قرار پاتا ہے۔

متقی لوگ اللہ کے ولی ہوتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ☆ الَّذِينَ آمَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ [يونس: 62]

''آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ کے ولیوں پر (قیامت کے دن) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔ (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیے رکھتے ہیں۔''

متقی لوگوں کو اللہ کا ساتھ نصیب ہوتا ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ [البقرة: 194]

''اللہ سے ڈر جاؤ اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے۔''

جس شخص کو اللہ کا ساتھ نصیب ہو جائے، پھر اسے کس بات کا غم اور کس چیز کا خوف؟!

متقی لوگوں کو اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

بَلٰى مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ [آل عمران: 76]

''کیوں نہیں، جس شخص نے اپنا وعدہ پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا، یقیناً اللہ تعالیٰ (ایسے) متقی لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔''

اسی ضمن میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)).

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ متقی، غنی اور چھپے ہوئے (بے نام) شخص سے محبت کرتا ہے۔''

صحیح مسلم: 2965

تقویٰ اپنانے سے گناہوں کا کفارہ اور مغفرت کا حصول:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ [الأنفال: 29]

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈر کر رہو (تقویٰ اختیار کرو) تو وہ تمہیں فرقان (حق اور باطل میں فرق کرنے کی پہچان) عطا فرما دے گا، تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا، اور اللہ بڑے ہی فضل والا ہے۔''

تقویٰ اپنانے والوں کے لیے اجرِ عظیم کی نوید:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ أَجْراً [الطلاق:5]

''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے (تقویٰ اختیار کرتا ہے)، اللہ اس کی برائیوں کو دُور فرما دیتا ہے اور اس کے اجر کو بہت عظیم بنا دیتا ہے۔''

مشکلات اور رزق کی پریشانی سے نجات:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا * وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ [الطلاق:2، 3]

''اور جو اللہ سے ڈرتا (یعنی تقویٰ اختیار کرتا) ہے اللہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔''

متقی شخص کے لیے آسانیوں کی فراہمی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ أَمْرِهٖ يُسْراً [الطلاق:4]

''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے (یعنی تقویٰ اپنا لیتا ہے) اللہ اس کے لیے ہر کام میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔''

تقویٰ اپنانے سے برکتوں کا حصول:

فرمانِ الٰہی ہے:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ [الأعراف:96]

''اگر بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، مگر انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا۔''

متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی جنت کا منظر:

ارشادِ ربانی ہے:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ [آل

عمران:133]

''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔(وہ متقی لوگ) جو تنگی اور خوشحالی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔''

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

الحکمۃ انٹرنیشنل

.....لاہور.....